بیان الحکمہ
تحقیقی مجلہ-7
http://bayan-ul-hikmah.salu.edu.pk

بیان الحکمہ [تحقیقی مجلّہ]
(2021ء)

Woman's intellect in the light of Qur'an and Hadith

***Syed Hamid Ali Shah**

****Muneera Khanum**

***** Aftab Khatoon**

Abstract:

Every particle of the universe is part of the masterpiece creations of Allah almighty where the concept of any defect and deficiency is impossible that's why Allah invites to ponder and reflect on the many of His creations. The human being is the only creature, after describing whose creative stages, Allah immediately praises Himself by saying (تبارک اللہ احسن الخالقین) which reveals the greatness and importance hidden in the creation of human being. The greatness that is bestowed to human being is the blessing of intellect and wisdom from which both man and woman are benefited because woman also has equal share in being human like man. However, there is a lot of evidences in the religious texts that a woman is less intelligent than man, although The Holy Qur'an does not explicitly mention this, but some commentators have mentioned in their commentaries of many verses that women are less intelligent. However, in some hadiths, it has been clearly stated that women are less intelligent and also provided the reasons for their being less intelligent. This article is discussed that the either woman is less intelligent than man or not.

One of the objections to Islamic teachings is that Islam has declared women to be irrational, which is an insult to a woman's personality. Such suspicions may make many women hate pure Islamic teachings.

Therefore, first of all, as an example, we will present some of the traditions and the opinions of some commentator's opinion in which it has been mentioned that a woman has less intellect, and then we will also explain the meaning and purpose of a woman being less intellect.

کلیدی الفاظ: ناقص العقل، انسان، شبہات، نظریہ، اسلامی تعلیمات، فوقیت۔

* Ph.D Scholar - Department of Islamic Learning, University of Karachi
** Ph.D. Scholar Department of Urdu, University of Karachi
*** Lecturer in Islamic History, Govt, Degree College, Gambat

عورت کی عقل قرآن وحدیث کی روشنی میں

مقدمہ

کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالی کی شاہکار تخلیقات کا حصہ ہے جہاں پر کسی بھی نقص وعیب کا تصور ممکن نہیں ہے اسی لیے اللہ تبارک وتعالی نے قرآن میں اپنی بہت ساری مخلوقات کی خلقت کی طرف غور وفکر کی دعوت دی ہے۔ لیکن انسان وہ واحد مخلوق ہے جس کے تخلیقی مراحل کو بیان کرنے کے فورا بعد "تبارک اللہ احسن الخالقین" (وہ اللہ جو سب سے بہترین خالق ہے) کہہ کر اللہ تعالی اپنی تعریف وتمجید فرمائی ہے۔ جس سے انسان کی خلقت میں پوشیدہ عظمت اور اس کی اہمیت کا اظہار ہوتا ہے اور وہ عظمت جو انسان کو دی گئی ہے وہ عقل کی نعمت ہے۔ جس سے مرد اور عورت دونوں بہرمند ہیں چونکہ عورت بھی مرد کی طرح انسان ہونے میں برابر کی شریک ہے۔

البتہ یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ خواتین ناقص العقل ہوتی ہیں یعنی خواتین، مردوں کی نسبت عقل کم رکھتی ہیں۔ اور اس بات کو آیات اور روایات سے بھی استناد کرتے ہیں اگرچہ دینی متون میں عورت کا ناقص العقل ہونے کے بارے میں بہت سارے شواہد پائے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں صراحتا اس کا ذکر نہیں ہے تاہم کچھ مفسرین نے کئی آیات کی تفاسیر میں عورتوں کے ناقص العقل ہونے کو بیان کیا ہے۔ البتہ کچھ احادیث میں عورتوں کے ناقص العقل ہونا صراحتا بیان ہوا ہے ساتھ ان کی ناقص العقل ہونے کی وجوہات کو بھی بیان کیا ہے۔

اسلامی تعلیمات پر کئے جانے والے اعتراضات میں سے ایک اعتراض یہی ہے کہ اسلام نے عورت کو ناقص العقل قرار دیا ہے جو عورت کی شخصیت کی توھین ہے اس طرح کے شبہات سے ممکن ہے بہت ساری خواتین اسلامی پاکیزہ تعلیمات سے متنفر ہو جائیں۔

لہذا یہاں سب سے پہلے نمونہ کے طور پر کچھ روایات اور بعض مفسرین کی آراء جن میں عورت کا کم عقل ھونا بیان ہوا ہے ان کو پیش کریں گے پھر عورت کے ناقص القعل ہونے سے مراد اور مقصود بیان بھی کریں گے۔

عورت کی عقل قرآن کی نگاہ میں

عورتوں کی کم عقلی کو قرآن کی جن آیات اور روایات سے اثبات کیا گیا ہے ہم ان تمام آیات اور روایات کو یہاں پیش نہیں کرتے بلکہ صرف ایک آیہ کے بارے میں مفسرین کی آراء کو بطور نمونہ پیش کریں گے۔

اور وہ سورہ نساء کی یہ آیہ مجیدہ ہے۔" الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ "[1] مرد عورتوں پر نگہبان ہیں، اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور یہ کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ جس کی تفسیر میں اکثر مفسرین نے مرد کی برتری کے اسباب میں سے ایک عقل کو قرار دیا ہے۔

صاحب تفسیر بیضاوی اس آیہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ بسبب تفضيله تعالى الرجال على النساء بكمال العقل و حسن التدبير، و مزيد القوة في الأعمال و الطاعات، و لذلك خصوا بالنبوة و الإمامة و الولاية و إقامة الشعائر، و الشهادة في مجامع القضايا، و وجوب الجهاد و الجمعة و نحوها، و التعصيب و زيادة السهم في الميراث.[2] خداوند عالم نے مرد کو اس کی عقل کے کامل ہونے، اچھی تدبیر، کاموں اور اطاعت میں طاقت کے زیادہ ہونے کی بناء پر برتری عطا فرمائی ہے۔ اسی وجہ سے نبوت، امامت، ولایت، اسلامی شعائر کا قیام، معاشرتی نزاع میں گواہی دینا، جہاد اور نماز جمعہ جیسے فرائض کو مرد کے ساتھ مختص کیا اور ارث میں تعصیب اور حصہ کو زیادہ متعین فرمایا۔

اسی طرح صاحب مجمع البیان فرماتے ہیں: «بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ» هذا بيان سبب توليةالرجال عليهن أي إنما ولاهم الله أمرهن لما لهم من زيادة الفضل عليهن بالعلم و العقل و حسن الرأي و العزم " یہ آیت «بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ» عورتوں پر مردوں کی سرپرستی کے سبب کو بیان کرتی ہے یعنی مردوں کو عورتوں کے امور میں سرپرستی، مردوں میں عورتوں کی نسبت علم، عقل، رائے اور مضبوط ارادے کی وجہ سے بنایا ہے۔[3]

صاحب تفسیر سمرقندی فرماتے ہیں: الرِّجالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّساءِ يعني مسلطون في أمور النساء و تأديبهم بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ و ذلك أن الرجل له الفضل على امرأته في إنفاقه عليها، و دفع الحق إليها. و يقال: إن الرجال لهم

فضيلة في زيادة العقل و التدبير، فجعل لهم حق القيام عليهن بما لهم من زيادة عقل ليس ذلك للنساء---4 « بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ » مردوں کو عورتوں پر فضیلت اس وجہ سے ہے چونکہ مردان پر اپنامال خرچ کرتے ہیں اور ان کا حق ادا کرتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے: بیشک مرد کی فضیلت اور برتری اس اچھی تدبیر کے حامل اور عقل کی کثرت کی وجہ سے ہے۔ پس خدا نے مردوں کو عورتوں کے نگہدار قرار دیا ہے یہ عورتوں کی نسبت مردوں کی عقل زیادہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

اسی طرح منہج الصادقین (ج۳، ص۱۸) اور تفسیر المیزان (ج۴، ص۲۱۷) کے علاوہ دیگر تفاسیر میں «بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ» کی تفسیر میں فضیلت کے اسباب میں سے ایک مردوں میں عقل زیادہ ہونے کو قرار دیا ہے۔

عورت کی عقل روایات کی نگاہ میں

اسی طرح جن روایات میں عورتوں کو ناقص العقل کہا گیا ہے ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى المصَلَّى، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: «يَا

مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ» فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ العَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ»، قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ شَهَادَةُ المَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ» قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: «فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ» قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: «فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا»

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا مجھے زید نے اور یہ زید اسلم کے بیٹے ہیں، انھوں نے عیاض بن عبد اللہ سے، انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم عید الاضحی یا عید الفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ عورتوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ تم ہی کو دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! ایسا کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک عقلمند اور تجربہ کار آدمی کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کی کہ ہمارے دین اور ہماری عقل میں نقصان کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ انھوں نے کہا، جی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے، عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔ [5]

اسی طرح امام حسن العسکری سے منقول ہے کہ پیامبر ص کے پاس ایک عورت آگئی اور آپ سے پوچھا عورتوں کی گواہی اور وراثت کو مردوں کی گواہی اور وراثت سے کم کیوں قرار دیا گیا ہے تو آپ ص نے اس عورت کے جواب میں ان کی عقل کی کمی کو بھی بیان فرمایا ہے۔[6]

متون اسلامی میں انہی روایتوں سے مشابہ بہت ساری روایتیں ملتی ہیں کہ جن میں عورت کو ناقص العقل کہا گیا ہے جبکہ اس کے مقابل میں مرد کا خود بہ خود کامل العقل ہونے کے شواہد بھی کافی ملتے ہیں۔

عورت کے ناقص العقل سے مراد

یہ بات مسلم ہے کہ روایات میں عورت کو ناقص العقل کہا گیا ہے اور اس بات پر اکثر مفسرین نے کچھ آیات کی تفسیر میں بھی اسی بات کی تائید بھی کی ہے۔ یہاں پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا واقعا خداوند عالم نے عورت کو ناقص العقل خلق کیا ہے اگر ناقص العقل خلق کیا ہے تو اس کا فلسفہ کیا ہے اگر ناقص عقل خلق نہیں کیا ہے تو ان روایات کی توجیہ کیا ہے جن میں عورتوں کو ناقص العقل کہا گیا ہے۔ عورت کو ناقص العقل قرار دینے والی روایتوں کے بارے میں علماء اسلام اور دانشمندوں نے دو موقف اختیار کیے ہیں۔ بعض علماء نے عورت کے ناقص العقل ہونے کو ایک حقیقت قرار دیا ہے جبکہ بعض علماء عورت کو ناقص العقل قرار دینے والی روایتوں کی مختلف توجیہات پیش کی ہیں جس سے یہ بات بخوبی آشکار ہوتی ہے کہ عورت بھی مرد کی طرح عقل کی استعداد رکھتی ہے یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے عورت کو بھی مرد جیسی عقل دے کر خلق کیا ہے اسی نظریہ کی بناء پر علماء اور دانشمندوں نے عورت کو ناقص العقل قرار دینے والی روایات کی مختلف تشریح کی ہے۔

ناقص العقل سے متعلق دو مشہور نظریے

پہلا نظریہ: مرد اور عورت عقل کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں رکھتے لیکن روایتوں میں عورت کو جو ناقص العقل کہا گیا ہے۔ اس سے مراد عورت، مرد کی نسبت تجربہ کے لحاظ سے عقل کم رکھتی ہے چونکہ عورت کی ذمہ داری بچوں کی پرورش اور گھریلوے کام کاج ہیں جن کی وجہ سے ان کو مرد کی طرح بڑے مسائل میں الجھنے کی فرصت نہیں ملتی ہے جس کی وجہ سے ان کی عقل جمود کا شکار رہتی ہے جبکہ مرد کی ذمہ داری ہمیشہ گھر سے باہر کے امور سے وابستہ ہے اس لیے عورت کے برعکس مرد کی عقل اور تجربہ کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے مرد میں عورت کی نسبت عقل زیادہ ہونے کو بیان کیا جاتا ہے۔[7]

دوسرا نظریہ: کسی چیز کے درک ہونے کے اعتبار سے عقل، عقل نظری اور عقل عملی کی طرف تقسیم ہوتی ہے۔ عقل نظری کسی چیز کی اچھائی یا برائی کے ادراک کو کہا جاتا ہے یعنی دوسرے لفظوں میں کسی چیز کی پہچان ہونے کی صلاحیت کو عقل نظری کہا جاتا ہے جبکہ عقل عملی سے مراد کسی چیز کی اچھائی یا برائی کو درک کرنے کے علاوہ اس اچھے عمل کے انجام دینے یا برے عمل سے روکنے کا حکم دینے والی عقلی صلاحیت کو عقل عملی کہا جاتا ہے۔ مرد اور عورت عقل عملی کی جہت سے فرق رکھتے ہیں۔ مرد میں عقل عملی کی صلاحیت زیادہ پائی جاتی ہے جبکہ عورت میں عقل عملی کی صلاحیت کم پائی جاتی ہے۔[8]

اس کی بنیادی وجہ خواتین کی خلقت کے خدو خال ہے مثلاً بچہ جنم لینے سے لیکر اس کے ہوش سنبھالنے تک بچے کی اچھی طرح دیکھ بال کرنا عورت پر ہی انحصار کرتا ہے جہاں بچے کو شفقت، پیار اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ فقط عورت ہی دے سکتی ہے اس لیے اللہ تعالی نے ان کے ہاں مہربانی اور شفقت کی حس زیادہ رکھی ۔ جو ان کی عقل عملی کی صلاحیت کو نکھارنے میں مانع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خواتین کو دی گئی ذمہ

داریاں ایسی ہیں جن میں زیادہ تعقل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے جس کی وجہ سے بھی ان کی عقل زیادہ فعال نہیں رہتی ہے۔

اللہ تعالی نے تخلیقی اعتبار سے عقل جتنی مقدار مرد کو عطا کیا ہے اتنی مقدار عقل عورت کو بھی عطا کیا ہے کیونکہ عورت بھی مرد کی طرح اسی نفس واحدہ سے خلق کیا ہے قرآن کریم کی چار جگہوں پر اللہ تعالی انسان کی خلقت کا ذکر کرتے ہوئے چار مقام پر اسی نفس واحدہ کا ذکر فرمایا ہے۔ يا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ واحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْها زَوْجَها وَ بَثَّ مِنْهُما رِجالاً كَثِيراً وَ نِساءً[9].

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ذات سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بکثرت مرد و عورت (روئے زمین پر) پھیلا دیے۔

لیکن **عورت** کی ذمہ داریوں جیسے بچوں کی دیکھ بال اور تربیت کرنا، شوہر داری کرنا وغیرہ میں تعقل کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی جتنی ضرورت عطوفت اور مہربان کی ہوتی ہے جس کی وجہ سے عقل کی اتنی زیادہ نشو نما کی گنجائش نہیں اگر بڑھ بھی جائے تو اس پر احساسات کی برتری رہتی ہے۔

اسی وجہ سے قاضی نہیں بن سکتی چونکہ عورت میں احساسات کا پھلو زیادہ ہوتا ہے۔ اس تناسب سے احادیث میں عورت کو کم عقل ہونے کی تعبیر استعمال ہو چکی ہے۔ جو در حقیقت عورت کی عظمت کا بیان ہے اس سے اس کی کمزوری یا اس پر مرد کی برتری ثابت نہیں ہوتی بلکہ اگر مرد کو عقلی پھلو زیادہ ہونے کا افتخار حاصل ہے تو عورت بھی اپنے اندر پانے والے احساسات پر بھی افتخار کر سکتی ہے۔ چونکہ فطرتا عورت میں، مرد کی نسبت شفقت اور عاطفہ زیادہ ہوتا ہے۔[10]

عورت میں اگر عقل نہیں ہوتی یا اس میں عقل کم ہوتی تو احکام تکلیفہ شرعی اس پر واجب نہیں ہونے چاہیے تھے کیونکہ تکالیف شرعیہ کے واجب ہونے کی شرائط میں سے ایک عقل ہے اسی لیے بچے سے تکالیف شرعیہ ساقط ہیں جبکہ اسلامی تعلیمات مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں ہیں۔ عبادات و ریاضات اور اللہ تعالی کے احکامات کی نشر و اشاعت اور مذہبی تقاضوں کو پورا کرنے میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ 11

اس کے علاوہ جن خصوصیات سے معنوی تمام کمالات پر دسترسی ہوسکتی ہے ان میں بھی مرد اور عورت یکساں ہیں ۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہے: إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِماتِ وَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِناتِ وَ الْقانِتِينَ وَ الْقانِتاتِ وَ الصَّادِقِينَ وَ الصَّادِقاتِ وَ الصَّابِرِينَ وَ الصَّابِراتِ وَ الْخاشِعِينَ وَ الْخاشِعاتِ وَ الْمُتَصَدِّقِينَ وَ الْمُتَصَدِّقاتِ وَ الصَّائِمِينَ وَ الصَّائِماتِ وَ الْحافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَ الْحافِظاتِ وَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيراً وَ الذَّاكِراتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَ أَجْراً عَظِيما- [12] یقینا مسلم مرد اور مسلم عورتیں، مومن مرد اور مومنہ عورتیں، اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں، راستگو مرد اور راستگو عورتیں، صابر مرد اور صابرہ عورتیں، فروتنی کرنے والے مرد اور فروتن عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینی والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی عفت کے محافظ مرد اور عفت کی محافظہ عورتیں نیز اللہ کا بکثرت ذکر والے مرد اور اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں وہ ہیں جن کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم مہیا کرر کھا ہے۔

اگرچہ مرد اور عورت میں جسمانی جہت سے تفاوت پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے کچھ احکام تکلیفی میں ضرور فرق پایا جاتا ہے لیکن معنوی اور روحانی رشد و کمال تک پہنچنے والے جتنے امور ہیں ان سب میں مرد اور

عورت برابر ہیں یہاں تک کہ سید سید ابو الحسن علی حسنی ندوی قرآنی آیات سے استناد کرتے ہوئے فرماتے ہیں رحمت الٰہی اور بخشش میں بھی مرد اور عورت دونوں میں مساوات کامل ہیں۔13

نتائج۔

متون اسلامی میں عورت کے ناقص العقل ہونے کے بارے میں تحقیق اور جستجو کرنے سے جن نتائج پر پہنچ سکتے ہیں وہ مندجہ ذیل ہیں۔

1۔ تعلیمات اسلامی میں عورت کے ناقص عقل کا ذکر ہونا ایک حقیقت ہے لیکن اس بات کا ذکر قرآن کریم میں صراحتا نہیں آیا ہے لیکن کچھ آیات کی تفاسیر میں بعض مفسرین نے عورت کے ناقص العقل ہونے کو بیان کیا ہے۔

2۔ فریقین(اہل تسنن اور اہل تشیع) کی روایات کی کتب میں عورت کے ناقص العقل ہونے کا ذکر صریحتا بیان ہوا ہے البتہ بعض اسلامی دانشمندوں کے نزدیک ایسی روایات سند یا دلالت کے اعتبار سے قابل اعتراض ہیں۔

3۔ عورت کے ناقص العقل ہونے کے بارے میں دو اہم نظریہ پائے جاتے ہیں۔

حوالہ جات:

---

[1] القرآن، مترجم شیخ محسن علی نجفی،(34:4)

[2] ۔بیضاوی، عبداللہ بن عمر، أنوار التنزیل و أسرار التأویل (تفسیر البیضاوی)، 5 جلد، بیروت، دار إحیاء التراث العربي، 1418ھ.ق، چ 1، ج ۲، ص ۲۷۔

[3] طبرسی، فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، ایران، ناصر خسرو،، 1372ھ.ش، چ 3، ج ۳، ص ۶۸۔۶۹۔

[4] سمرقندی، نصر بن محمد، تفسیر السمرقندی المسمی بحر العلوم، بیروت، دار الفکر، 1416ھ.ق، چ 1، ج ۱، ص ۲۹۹۔

[5] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مترجم: حافظ عبد الستار حماد، مکتبۃ شاملہ، 2012، باب الحیض، حدیث 304۔

[6] حر عاملی، محمد بن حسن، وسائل الشیعہ، آل البیت، قم، بی، تا 1104، ج 18، ب 16، ص 245۔

[7] جوادی آملی، عبد اللہ، زن در آینہ جلال و جمال، ایران، فرهنگ رجاء بی تا، چ ۱، ص ۲۷۱۔

[8] جوادی آملی، عبد اللہ، زن در آینہ جلال و جمال (محولہ بالا) ص ۲۷۱۔

[9] القرآن (4. 1)

[10] طباطبائی، محمد حسین، تفسیر المیزان، ترجمہ فارسی: موسوی، محمد باقر, ایران، جامعۃ المدرسین، ۱۳۷۴ ش ق ,ج18 ص134۔

[11] ۔حافظ، پروفیسر ڈاکٹر سید ضیاء الدین، عورت قبل از اسلام وبعد از اسلام، النور ہیلتھ وایجوکیشن ٹرسٹ، کراچی، 2006ء، ص120۔

[12] ۔القرآن(33۔ 35)

[13] ۔ندوی، سید ابوالحسن علی حسنی، اسلام میں عورت کا درجہ اور اس کے حقوق وفرائض، مرتب: محمد عزیز اللہ ندوی، جامعہ المؤمنات الاسلامیہ، لکھنؤ، 1999ء، ص68۔